شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی

تہذیب الاحکام فی شرح المقنعۃ (الجزء الرابع فقہ جعفریہ)

از صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۱۹ طبع تہران ۱۳۹۰ھ

ترجمہ: پروفیسر خان محمد چاولہ صاحب گورنمنٹ کالج ۔ لاہور

شیخ رحمہ اللہ نے کہا: ان چیزوں میں سے اگر کوئی چیز پانچ وسق کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، اگر آب رواں کے ذریعے اسے سینچا گیا ہو تو عشر نکالا جائے اور اگر چرسوں، جانوروں (یعنی رہٹوں) کے ذریعے سینچا گیا ہو تو نصف عشر نکالا جائے۔

۱۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سعد بن عبداللہ نے احمد بن محمد سے، اس نے اپنے باپ اور حسین بن سعید سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارہ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: زمین گندم، جَو، کھجور اور خشک انگور میں سے جو چیز پیدا کرے اور وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے ـــــ اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور وہ ہوا تین سو صاع ـــــ تو اس میں عشر ہے، اور جسے ڈول کی رسی (یعنی چرسے) اور جانوروں (یعنی رہٹوں) سے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے، اور جسے بارش ابر یا آب رواں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے ازخود زمین کے اندر کے پانی سے سیرابی پائی ہو تو اس میں کامل عشر ہے اور تین سو صاع سے کمتر کی پیداوار میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) نہیں اور زمین سے پیدا ہونے والی کسی چیز میں کچھ زکوٰۃ نہیں ماسوا ان چار چیزوں (یعنی گندم، جَو، کھجور اور خشک

۲۔ علی بن الحسن بن فضال نے اپنے دو بھائیوں سے، انہوں نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: گندم، جو، کھجور اور خشک انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ پانچ وسق سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں، جب ان میں سے کوئی پانچ وسق کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ تین سو صاع ہوئے بموجب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاع کے: اور اگر اسے بارش ابر یا آب رواں نے سینچا ہو تو اس میں عشر ہے اور اگر چرسوں اور رہٹوں سے سینچا گیا ہو تو نصف عشر ہے۔

۳۔ علی بن الحسن نے محمد بن عبیداللہ بن زرارۃ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عبیداللہ حلبی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہا: میں نے آپ سے پوچھا گندم، جَو، کھجور اور خشک انگور کی کتنی مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ساٹھ صاع میں۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا: کھجور میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے، انگور بھی اسی کے مانند ہے کہ جب تک خشک انگور پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے ـــــ اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا چرسے سے سینچی ہوئی فصل میں آدھا صدقہ (یعنی نصف زکوٰۃ یا نصف عشر) ہے اور جسے بارش ابر اور دریاؤں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے زمین کے اندر کے پانی سے از خود سیرابی پائی ہو تو اس میں صدقہ ہے اور وہ ہے عشر، اور جسے چرسے سے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۴۔ جہاں تک اس جز کا تعلق ہے جسے سعد بن عبداللہ نے احمد بن محمد ابن عیسیٰ سے روایت کیا، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن بن سعید سے، اس نے زرعۃ بن محمد الحضرمی سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے، اس نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کھجور اور خشک انگور کی زکاۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہر پانچ وسق میں ایک وسق (زکوٰۃ) ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہے۔ ان (کھجور اور خشک انگور) دونوں میں برابر کی زکوٰۃ ہے۔

۵۔ اور جو (جز) محمد بن یعقوب نے ابو علی الاشعری سے روایت کی ہے، اور اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعہ سے، اس نے کہا: میں نے ان سے خشک انگور اور کھجور کی زکاۃ کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہر پانچ وسق میں ایک وسق (زکوٰۃ) ہے ـــ اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ـــ ان (کھجور اور خشک انگور) دونوں میں زکوٰۃ برابر کی ہے، جہاں تک کھانے (یعنی اناج، گندم اور جو) کا تعلق ہے تو بارش ابر سے سینچے ہوئے میں عشر ہے اور چرسے سے سینچے ہوئے میں نصف عشر ہے۔

۶۔ سعد بن عبداللہ نے احمد بن محمد سے، اس نے کہا کہ: مجھ سے محمد بن علی بن شجاع النیساپوری نے بیان کیا کہ اس نے ابوالحسن الثالث علیہ السلام سے ایک آدمی کی بابت دریافت کیا جسے اپنے غلے کے کھیت سے ایک سو کُر (اہل عراق کا ایک پیمانہ جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا تھا) گندم کی پیداوار حاصل ہوئی تھی، تو وہ کتنی زکوٰۃ نکالے، چنانچہ اس سے عشر یعنی دس کُر لے لیے گئے اور تیس کُر کھیت کی عمارت کی وجہ سے چلے گئے (یعنی

کھیت کی تیاری وغیرہ پر جو خرچہ اٹھا تھا اس میں سے منہا کر دیا گیا) اب اس کے پاس ساٹھ کر باقی رہ گئے، اس میں سے آپ کے لیے کیا واجب ہے؟ اور کیا اس کے اصحاب (ائمہ) کے واسطے اس پیداوار میں سے اس آدمی کے ذمے کچھ واجب الادا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے خرچہ نکالنے کے بعد جو کچھ بچ رہا تھا اس میں سے مجھے خمس دلوایا۔

اور ہم نے قبل ازیں اس بارے میں جو احادیث نقل کی ہیں کہ ان اشیاء میں عشر یا نصف عشر سے زیادہ کچھ واجب نہیں تو اس کی مزید وضاحت اس حدیث سے ہو جاتی ہے جسے روایت کیا ہے:

۷۔ محمد بن علی بن محبوب نے العباس بن معروف سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے عمر بن اذینۃ سے، اس نے زرارہ اور بکیر سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: ڈول کی رسی (یعنی ڈول) اور رہٹوں سے سینچی گئی کھیتی میں نصف عشر ہے اور اگر دریا یا چشمے سے سیراب ہوئی ہو، یا جڑوں نے زمین کے اندر سے از خود سیرابی پالی ہو یا وہ بارش ابر سے سیراب ہوئی ہو تو اس میں کامل عشر ہے۔

۸۔ اور اس سے روایت ہے، اور اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے معاویہ بن شریح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جسے بارش ابر نے اور دریاؤں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے زمین کے اندر سے از خود سیرابی پالی ہو تو اس میں عشر ہے اور جسے رہٹوں سے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے یہاں اراضی کو رہٹوں سے سینچا جاتا ہے

پھر پانی بڑھ جاتا ہے تو آب رواں سے سیراب کیا جاتا ہے تو آپ نے
فرمایا: کیا تمہارے یہاں واقعی ایسا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے
فرمایا: نصف اور نصف، آدھی پیداوار میں نصف عشر اور آدھی پیداوار میں عشر
تو میں نے کہا: اور اگر ایک اراضی کو رہٹوں سے سینچا گیا ہو پھر پانی بڑھ جانے پر
ایک یا دو پیاسے کھیت آب رواں سے سیراب کر دیئے گئے ہوں تو (یعنی
اس صورت میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ایک یا دو کھیتوں کو
آب رواں سے کس قدر سیراب کیا گیا؟ میں نے کہا: تیس، چالیس راتیں جبکہ
اس سے پہلے چھ سات مہینے (رہٹوں سے سیراب کرتے) گذر چکے ہوں
آپ نے فرمایا: نصف عشر۔

قبل ازیں نقل کردہ احادیث کے علاوہ ایک اور حدیث ہے، جس سے
اس امر کی دلالت ہوتی ہے کہ گندم، جَو، کھجور اور خشک انگور (کی زکوٰۃ) میں کوئی
فرق نہیں، جسے روایت کیا ہے:

۹۔ محمد بن علی بن محبوب نے علی بن السندی سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے،
اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے، اس نے کہا:
میں نے آپ سے گندم اور کھجور کی زکوٰۃ کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا
عشر اور نصف عشر، جسے بارش ابر سیراب کرے اس میں عشر، اور جسے رہٹوں
کے ذریعے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر۔ تو میں نے کہا کہ میں نے آپ سے
اس کی بابت نہیں پوچھا تھا بلکہ میں تو یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ زمین سے
تھوڑی یا زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے تو کیا کوئی پیداوار کی حد ہے کہ
جس کی زکوٰۃ نکالی جائے؟ آپ نے فرمایا: اس سے جو بھی پیداوار ہو،

خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، زکوٰۃ نکالی جائے گی، ہر دس میں سے ایک اور ہر دس میں سے ایک کا نصف۔ میں نے کہا تو کیا گندم اور کھجور برابر ہیں (یعنی ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث کے آخر میں آپ علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ: پیداوار تھوڑی ہو یا زیادہ، ہر دس میں سے ایک اور ہر دس میں سے ایک کا نصف تو اس سے مراد وہ پیداوار ہے جو پانچ وسق سے زائد ہو، کیونکہ اس سے کمتر میں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور ہم آگے چل کر اس کی دلیل نقل کریں گے، جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جسے روایت کیا ہے:

۱۰۔ محمد بن علی بن محبوب نے علی بن محبوب سے، اس نے علی ابن السندی سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب بن یعقوب سے اس نے ابو بصیر سے، اس نے کہا: ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں واجب ہوتا صدقہ مگر دو وسق میں، اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے۔

۱۱۔ اور اس نے روایت کیا ہے احمد بن الحسین سے، اس نے القاسم بن محمد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے ابو بصیر سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: دانے (گندم، جو)، کھجور اور انگور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ یہ دو وسق کو نہ پہنچ جائیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہے۔

۱۲۔ اور اس نے روایت کیا ہے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ہمارے کسی صاحب سے، اس نے ابن سنان سے، اس نے کہا: میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے زکوٰۃ کے ضمن میں دریافت کیا کہ کتنی گندم اور جو میں واجب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک وسق میں۔

ان احادیث کو اِس پر محمول کیا جائے گا کہ ان سے مراد استحباب اور ندب ہے نہ کہ فرض اور واجب، اور کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ان احادیث کو ندب پر محمول کرنا بایں وجہ ممکن نہیں کہ ان میں لفظ وجوب استعمال ہوا ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ ان میں لفظ وجوب استعمال ہوا ہے جس سے مراد ندب کی تاکید ہے اس لیے کہ ندب کو بھی بسا اوقات لفظ وجوب سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہم اس کتاب میں متعدد مقامات پر اس کی وضاحت کر چکے ہیں اور اس امر پر کہ ان احادیث میں مراد فرض اور واجب نہیں کہ جس کے ترک کرنے سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے جسے روایت کیا ہے:

۱۳۔ محمد بن علی بن محبوب نے احمد سے، اس نے الحسین سے، اس نے النضر سے، اس نے ہشام سے، اس نے سلیمان سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا: کھجور میں صدقہ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے، اور انگور بھی اسی کے مثل ہے کہ جب تک پانچ وسق خشک کو نہ پہنچ جائے۔

۱۴۔ محمد بن یعقوب نے روایت کیا علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے حماد ابن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے کہا: میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کھجور اور خشک انگور کی کم از کم مقدار کیا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے (یعنی ان میں زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے)؟ آپ نے فرمایا: پانچ وسق اور معافارہ اور ام جعرور (گھٹیا اور بے کار

قسم کی کھجوروں کے نام) کو چھوڑ دیا جائے گا اوران کی زکوٰۃ نہیں نکالی جائے
گی چاہے زیادہ مقدار میں ہی کیوں نہ ہوں، اور ایک دو کھجور کے پھلدار
درخت رکھوالے کے لیے چھوڑ دیے جائیں جو کھجور کے درختوں کی رکھوالی
کرتا ہے لہٰذا یہ (ایک دو درخت) اس کے اہل وعیال کے لیے چھوڑ دیئے جائیں۔

۱۵- سعد نے روایت کیا ابوجعفر سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن
عثمان سے، اس نے عبیداللہ بن علی الحلبی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام
سے، آپ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) نہیں، اور
وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۶- علی بن الحسن نے القاسم بن عامر سے، اس نے ربان بن عثمان سے، اس نے
ابوبصیر اور الحسن بن شہاب سے، ان دونوں نے کہا: ابوعبداللہ علیہ السلام
نے فرمایا: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۷- اس نے روایت کیا محمد بن اسماعیل سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے
عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ وبکیر سے، اس نے ابوجعفر علیہ السلام سے
آپ نے فرمایا: اور زمین سے پیدا ہونے والی کسی چیز میں زکوٰۃ نہیں سوائے
چار اشیاء کے، گندم، جو، کھجور اور خشک انگور اور ان چار چیزوں میں بھی
اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک کہ یہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائیں، اور وسق
ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، اور وہ بموجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کے
تین سو صاع ہیں، خواہ ہر صنف میں صرف پانچ وسق ہی ہوں (یعنی اس سے
زائد ذرہ بھر بھی نہ ہو)، اور اگر اس سے کم ہو تو اس میں کوئی چیز (یعنی

زکوٰۃ) نہیں، اور اگر گندم، جو، کھجور اور خشک انگور کمتر ہوں (یعنی پانچ وسق سے کم ہوں) یا پانچ وسق سے بقدر ایک ہی صاع یا ایک صاع کا بھی ایک حصہ کم ہوں تو اس میں کوئی چیز نہیں، اور اگر ڈول کی رسی، جانوروں یا رہٹوں کے ذریعے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے، اور اگر دریا یا بارش ابر سے سیراب کیا گیا ہو تو اس میں کامل عشر ہے۔

نظامِ عُشر کی برکات

ترتیب: مولانا سید محمد متین ہاشمی

اس کتابچے میں عام فہم اور بلیغ انداز میں عشر کی اہمیت اس طرح واضح کی گئی ہے کہ دیہات کے تھوڑے پڑھے لکھے لوگ بھی اسلامی زکوٰۃ کے اس اہم جز کی برکات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

بہترین کاغذ عمدہ کتابت رنگین ٹائیٹل خوبصورت چھپائی

قیمت ../۵ روپے

کا پتہ: مرکز تحقیق (ریسرچ سیل) دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ جعفریہ

الفروع من الکافی
من لا یحضرہ الفقیہ

فصلوں اور پھلوں کا حق

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَ اٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ۔ (الانعام: ۱۴۱)

ترجمہ: اور ادا کرو ان (باغات، کھجور، کھیتی، زیتون، انار وغیرہ) کا حق جس دن ان کو کاٹو۔

وہ اس طرح کہ جب تو فصل کاٹے تو مساکین کو یکے بعد دیگرے دو دو مٹھے دیتا جائے یہاں تک کہ تو (فرض کی ادائیگی سے) فارغ ہو جائے۔ اور پھل توڑنے کے وقت بھی دو دو لپ بھر کر مساکین کو دیتا رہ یہاں تک کہ تو (واجب حصہ کی ادائیگی سے) فارغ ہو جائے۔ باغ (یا کھیت) کی نگرانی کرنے والے اور محافظ کے لیے دو تین خوشے کھجور یا انگور کے چھوڑ دیے جائیں کیونکہ باغ کی نگرانی اور نگہداشت کی وجہ سے اس کا ایک حق بنتا ہے۔ اسی طرح معافارہ اور ام جعرور (یہ کھجور کی ردی قسم کے دو نام عرب میں مستعمل ہیں) کو بھی باغ میں سے ترک کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا:

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (الانعام: ۱۴۱)

ترجمہ: اور اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اس ارشاد میں "اسراف" کا مطلب یہ ہے کہ ساری کی ساری آمدنی اٹھا کر دیدی جائے (اپنے اور اپنے بال بچوں کے لیے کچھ نہ چھوڑ جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات کے وقت نہ کھیتی کاٹی جائے، نہ پھل توڑے جائیں، نہ قربانی کی جائے، اور نہ بیج بویا جائے کیونکہ اگر ایسا کیا جائے گا تو مساکین، سائلین، قناعت پسند اور فقیر لوگ حاضر نہیں ہو سکیں گے (اور اس طرح محروم رہیں گے[1]

وہ اشیا جن پر رسول اللہؐ نے زکوٰۃ روا رکھی

•

۱۔ (سند) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نو اشیاء پر زکوٰۃ ضروری ٹھہرائی، گندم، جو، کھجور، خشک انگور، سونا، چاندی، اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری — علاوہ ازیں سے زکوٰۃ کو معاف فرما دیا۔ یونس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ "نو چیزوں پر زکوٰۃ ہے اور باقی تمام اشیاء معاف" سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم ابتدائے نبوت میں تھا جیسا کہ شروع اسلام میں دو رکعتیں تھیں بعد میں ۹ رکعات اور بڑھا دی گئیں۔ اسی طرح شروع میں تو زکوٰۃ کا یہی حکم تھا مگر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دانوں پر زکوٰۃ کو ضروری قرار دیدیا۔

---

[1] ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱ھ، من لا یحضرہ الفقیہ: ۲: ۲۴، ۲۵ طبع تہران ۱۳۹۰ھ۔

۲- محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام (جعفر صادق) علیہ السلام سے دریافت کیا کون کونسے دانوں پر زکوٰۃ لازم ہے؟ انہوں نے فرمایا: گندم، جو، مکی، باجرہ، چاول، بغیر پوست کے جو، مسور، اور تل۔ اس قسم کے تمام دانوں سے زکوٰۃ (عشر) وصول کی جائے گی۔

۳- ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جسے "صاع" (ایک پیمانہ کا نام ہے) کے ذریعہ ماپا جائے اور اس کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے اُگنے والی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ٹھہرائی ہے ماسوائے کچی فصلوں، سبزیوں اور ان چیزوں کے جو جلد خراب ہو جاتی ہیں۔

۴- ایک آدمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دانوں کی زکوٰۃ (عشر) کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے پوچھا: کون سے دانے؟ کہنے لگا: تل، چاول، باجرہ اور گندم و جو کی مانند دیگر دانے۔ آپ نے فرمایا: "فی الحبوب کلھا زکاۃ" تمام کے تمام دانوں میں زکوٰۃ (عشر) ہے۔

۵- محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارے پاس پختہ تازہ کھجوریں اور چاول موجود ہیں۔ ان میں ہم پر کتنا (عشر) واجب ہے؟ فرمایا: تازہ کھجوروں میں تو کوئی عشر واجب نہیں۔ رہے چاول تو ان کی سینچائی اگر بارش کے پانی سے ہوئی تھی تو ان میں دسواں حصہ ہے اور اگر ان کی سینچائی کنویں سے کی گئی تھی تو بیسواں حصہ۔

۶- ابو مریم، ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کن فصلوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے؟ فرمایا: گندم، جو، مکی، چاول، بغیر چھلکے کے

جَو اور مسور، ان تمام سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ پھر فرمایا: ہر وہ چیز جسے "صاع" کے ذریعہ ناپا جاسکے اور مقدار پانچ وسق کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ ہے۔

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سبزیوں، تربوزا ور اس قسم کی (جلد خراب ہونے والی) دیگر فصلوں میں زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اس غلہ میں زکوٰۃ ہے جو تمہارے ہاں ایک سال تک پڑا رہ سکے۔

۸۔ سماعہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انگور اور کھجور کی مقدار زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا ہر پانچ وسق میں ایک وسق بطور زکوٰۃ دیا جائے ایک وسق ساٹھ صاع کے برابر ہوتا ہے۔ انگور اور کھجور دونوں کی زکوٰۃ میں یہی قاعدہ ہے۔ باقی غلہ جات گندم وغیرہ میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر زمین بارانی ہو تو دسواں حصّہ اور اگر چاہی ہو تو بیسواں حصہ ہے۔

۹۔ حلبی کہتے ہیں کہ امام ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس زمین کو بارش یا دریاؤں یا سیلاب (بلا محنت) کے پانی سے سینچا گیا ہو اس میں دسواں حصّہ اور جس کو ڈولوں، کنوؤں کے ذریعہ سینچا گیا ہو اس میں بیسواں حصّہ ہے۔

۱۰۔ سعد بن سعد الاشعری کہتے ہیں: میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے دریافت کیا: گندم، جَو، کھجور اور خشک انگور کی کم از کم مقدار کتنی ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ فرمایا پانچ وسق میں ایک وسق صدقہ کا ہے میں نے عرض کیا وسق کتنا ہوتا ہے؟ فرمایا ساٹھ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے۔[1]

---

[1] ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی: الفروع من الکافی ۳: ۵۰۹ تا ۵۱۴ (منتخب اقوال) طبع طہران ۱۳۹۱ھ